بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا سمیع الحق دوسری مرتبہ سینٹ کے ممبر منتخب ہو گئے

صبحِ امید کا اجالا، نظامِ شریعت کا بول بالا

تحریکِ نفاذِ شریعت اور شریعت بل کی پیش رفت کا اہم اور نازک ترین مرحلہ ۱۴ مارچ کو ایوانِ بالا (سینٹ) کے انتخاب کے لئے دوبارہ اکابر علماء و مشائخ کے مشورے اور جماعتی فیصلے کے مطابق محرکِ شریعت بل مولانا سمیع الحق نے الیکشن لڑنا تھا۔ پاکستان سمیت تمام عالمِ اسلام کی نگاہیں اس پر لگی ہوئی تھیں۔ جمہور مسلمانوں کے دل کی دھڑکن، ضمیر کی آواز، آنکھوں کا نور، نبض کی رفتار، سرمایۂ حیات اور دعاؤں کا ہدف یہی رہا۔ کتنے علماء، مشائخ اور سادہ دل صالحین تھے جنہوں نے خصوصیت سے فکر و ذکر اور دعاؤں کا اہتمام کیا۔

سب جانتے ہیں کہ پاکستان کی آبرو، نفاذِ شریعت کے خوابوں کی تعبیر اور اہلِ پاکستان کی ۴۳ سالہ جدوجہد کا قطعی ثمرہ، سینٹ میں شریعت بل پیش کرنے، ۵ سالہ صعب ترین مساعی کے بعد سینٹ سے منظور کرا لینے اور ملک میں تحریکِ نفاذِ شریعت چلانے کی صورت میں ظاہر ہوتا رہا۔ اور اب شریعت بل اور اس کی تحریک کے محرک کی دوبارہ کامیابی ملک میں شریعتِ الٰہی کا نور بن کر نمودار ہوگی۔

چنانچہ اللہ کریم نے اہلِ دل کے دعاؤں اور اہلِ اسلام کی دلی تمناؤں اور شریعتِ مطہرہ کی مخلصانہ خدمت کے صدقے مولانا سمیع الحق کو دوسری مرتبہ سینٹ کا ممبر منتخب ہونے کے اعزاز اور کامیابی سے سرفراز فرمایا

والحمد للہ علی ذالک حمداً کثیرا

نفاذِ شریعت کا ہدف لے کر کام کرنا اور اس پر ثابت قدم ہو جانا، اور اس کے راستے کو اختیار کرنے کے بعد اس سے منحرف نہ ہونا بجائے خود وہ بنیادی نیکی اور عظیم کامیابی ہے جو آدمی کو فرشتوں کا دوست اور جنت کا مستحق بنا دیتی ہے مگر اس سے آگے کا درجہ، جس سے زیادہ بلند کوئی درجہ انسان کے لئے نہیں، یہ ہے کہ شریعت کی تعلیم و تدریس، تبلیغ و ترویج کے ساتھ ساتھ اس کے مکمل نفاذ کے لئے دوسروں کو دعوت دے اور شدید مخالفت کے ماحول میں بھی، جہاں اسلام کا اعلان و اظہار کرنا اپنے اوپر مصیبتوں کو دعوت دینا ہو ڈٹ کر اپنے اسلام، نظامِ شریعت اور نفاذِ دین کے مشن کی تکمیل کے لئے تن من دھن کی بازی لگا کر بھرپور کوششیں کرتا رہے۔ یہاں

وہ وقت بھی یاد ہے جب مسلمانوں کے ملک پاکستان میں شریعت بل کا نام لینا اور نفاذِ شریعت کی تحریک کے لئے کام کرنا گویا درندوں کے جنگل میں قدم رکھ دینے کے مترادف تھا جہاں ہر ایک اُسے پھاڑ کھانے کو دوڑتا نظر آرہا تھا۔ اوراس سے آگے بڑھ کر شریعت بل کے مکمل قانونی اور دستوری تحفظ کے لئے پارلیمانی اور سیاسی کام کا آغاز کر کے فضا ہموار کرنے کا کام شروع کر دیا گیا۔ تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہم نے درندوں کو پکارا کہ آؤ! اور ہمیں بھنبھوڑ ڈالو۔

اُس وقت صورتِ حال یہ تھی کہ شریعت بل کی تحریک کا مقابلہ انتہائی ہٹ دھرمی اور سخت جارحانہ مخالفت سے کیا جا رہا تھا۔ حکمرانوں سمیت بہت سے سیاستدانوں نے بھی اخلاق، شرافت، صداقت، انسانیت اور حیا و حمیت کی ساری حدیں توڑ ڈالی تھیں۔ محرکین شریعت بل کے خلاف ہر قسم کے جھوٹ تصنیف کرنا اور ان کو بدنام کرنے کے تمام شیطانی ہتھکنڈے استعمال کرنا کارِ ثواب تصور کیا گیا تھا اُس وقت ملک کی تمام تر سیاسی فضا ظلم و تشدد سے بھری ہوئی اور عناد و مخالفت سے لبریز تھی۔

ایسے حالات میں صبر اور ضبط و تحمل، حکمت و دور اندیشی اور خالصۃً حق کی بالادستی کا کام وہی جماعت اور وہی اہلِ حق کر سکتے ہیں جو ٹھنڈے دل سے حق کی سربلندی کے لئے کام کرنے کا پختہ عزم کر چکے ہوں جنہوں نے پوری طرح اپنے نفوس کو عقل و شعور کے تابع کر لیا ہو اور جن کے اندر نیکی و راستی ایسی گہری جڑیں پکڑ چکی ہو کہ مخالفین کی کوئی شرارت و خباثت انہیں ان کے مقامِ عزیمت سے نیچے اتارنے میں کامیاب نہ ہو سکتی ہو۔

چنانچہ مولانا سمیع الحق اور ان کے رفقاء نے بڑے عزم، بڑے حوصلے، بڑی قوتِ برداشت، عزم و احتیاط اور حکمت و تدبیر سے گذشتہ کئی سالوں سے ان باطل پرست اشرار کے مقابلے میں نفاذِ شریعت اور حق کے غلبہ کی خاطر مسلسل جنگ لڑی۔ جنہوں نے اخلاقی حدود کو پھاندجانے میں کوئی تامل نہ کیا۔ جو ہر موڑ پر اہلِ حق کے مقابلے میں طاقت و اختیارات اور سیاسی اور عوامی قوت کے نشے میں بدمست ہو رہے تھے۔

مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ نیکی و بدی اور حق و باطل یکساں نہیں ہیں۔ بظاہر نیکی اور حق کے مخالفین، بدی اور عداوت کا کیسا ہی طوفان اٹھالائے ہوں جس کے مقابلے میں حق بالکل عاجز اور بے بس محسوس ہوتا ہو لیکن باطل بجائے خود اپنے اندر وہ کمزوری رکھتا ہے جو آخر کار خود اہلِ باطل کو بٹھا دیتا ہے۔

چنانچہ شریعت بل کے سلسلہ میں قدرت کا یہی معاملہ رہا کہ اہلِ باطل کے مقابلہ میں وہی حق اور حق پرستوں کی چھوٹی سی جماعت جسے بالکل عاجز اور بے بس اور تنہا بنا دیا گیا تھا مسلسل کام کرتی رہی اور آخر کار غالب رہی۔

كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ (الآية)

چنانچہ آج الحمدللہ! باطل اور بدی کے تمام ساتھی اور خود اس کے علمبردار تک اپنے دلوں میں یہ جانتے ہیں کہ وہ شریعت بل کے معاملے میں جھوٹے اور اپنے اغراض کے لئے ہٹ دھرمی کرتے رہے ہیں۔

اور اب صورت حال یہ ہے کہ شریعت بل کی حمایت کئے بغیر ملک کی کسی بھی سیاسی جماعت اور کسی بھی سیاستدان کو اپنے مستقبل کا سیاسی وجود اور وقار محفوظ نظر نہیں آتا۔

چنانچہ سینٹ کے حالیہ الیکشن میں بھی بڑے بڑے چوہدری، یہودیوں اور سبائیوں کے وفادار اور بعض اہم سیاسی قوتیں شریعت بل کی حمایت میں مگرمچھ کے ٹسوے بہاتے ہوئے بھی پس پردہ محرک شریعت بل کو ناکام بنانے میں اپنے مقدور بھر کسی بھی مخالفت و مزاحمت اور ممکنہ حربے کے استعمال اور بھرپور وار کر گذرنے سے نہیں چوکے۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ مولانا کی کامیابی سے شریعت بل کی منظوری اور مکمل نفاذ کی منزل قریب ہو گی اور اسی سے شیاطین انس و جن کے ایوانوں میں لرزہ آجائے گا اور ساری ابلیسی سرشت تنظیموں اور شیطانی قوتوں کی جدوجہد کا ہدف اور آرزو یہی ہے کہ ؎

ہو نہ جائے آشکارا شرع پیغمبر کہیں

الحذر آئین پیغمبر سے سو بار الحذر — حافظ ناموس زن، مرد آزما، مرد آفریں
موت کا پیغام ہر نوع غلامی کے لئے — نے کوئی فغفور و خاقاں نے فقیر رہ نشیں
کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک و صاف — منعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امیں

اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و نظر کا انقلاب
بادشاہوں کی نہیں، اللہ کی ہے یہ زمیں

مگر شیطنت اور مکر و فریب کے ہر داؤ پیچ کے باوجود بھی وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ کا قدرتی منظر سامنے رہا اور فیاض ازل کی نصرتیں لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کی صورت میں جلوہ گر ہوئیں اور ایک دنیا حیرت زدہ ہو کر رہ گئی۔ اور جب اخلاص پر مبنی قافلۂ حق پھر اپنی منزل پر مزید آگے بڑھے گا تو مملکت پاکستان سمیت پوری دنیا میں اسلامی معاشرہ اور نفاذ شریعت کا عظیم انقلاب رونما ہو کر رہے گا۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز

مولانا کی کامیابی، تحریک نفاذ شریعت کی پیش رفت کا نیا باب اور اہل حق کی فتح مندی کا نیک فال ہے اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت، بظاہر حکومت کے خوش آئند وعدے، سیاسی جماعتوں کی بظاہر

حمایت اور زیرِ لب اپنی سابقہ مخالفتوں پر اظہارِ ندامت اور محرکِ شریعت بل کی بھر سے اقتدار کے ایوانوں اور سیاست کے میدانوں میں ولولہ حق سے بھرپور گھن گرج ایسے قرائن ہیں جن سے شریعت بل کی دونوں ایوانوں میں منظوری اور مکمل نفاذ کی توقع کی جا سکتی ہے ۔۔۔ اب پھر سے یہ تحریک نئے عزم اور عظیم ولولوں کے ساتھ آگے بڑھے گی اور ملک میں نفاذِ شریعت کے عظیم مقصد پر منتہی ہو گی ۔

فرشتگانِ رحمت اُس دن کے انتظار میں چشم براہ ہیں جب مسجودِ ملائک پھر اپنے تخلیقی مقصد پر گامزن ہو گا سیارگانِ فلک اُس پُرنور لمحہ کے انتظار میں اپنی روشنی محفوظ کئے ہوئے ہیں جب شریعت کا نور ساری کائنات کو تجلیِ طور بنا دے گا ، صفحہ ہستی کا ہر خشک و تر اور بحر و بر مصروفِ حمد و ثنا ہے اور اس تمنا میں لگا ہوا ہے کہ کب کائنات کا دل معمور ہو گا شریعت بل منظور ہو گا اور تجلی گاہِ فاران کا ابدی پیغام عام ہو گا ۔ راحت ، سکون ، چین اور سلامتی کا دور دورہ ہو گا ، شریعت الٰہیہ کی نگہبانی ہو گی اسلامی قانون کی حکمرانی ہو گی اور دنیا کی مصیبتوں کا حل ، مشکلات کا علاج اور زخموں کا مداوا نصیب ہو گا اور اضطراب و کشمکش کے ماحول میں مبتلا انسان کی چشمِ ناآشنائے خواب کو نیند اور قلبِ ناآشنائے سکون کو قرار نصیب ہو گا ۔

اس عظیم دینی انقلاب کے آثار مشرق سے مغرب تک ہر ملک میں نمودار ہو رہے ہیں اور پاکستان میں آس و امید سے معمور دلوں کے لئے صبحِ صادق کی علامتیں بھی ظاہر ہونی شروع ہو گئی ہیں ۔

جنہیں اگر پوری فراخ دلی اور تحریر کی زبان میں حزم و احتیاط سے صبحِ صادق کا طلوع ہونا نہ بھی کہہ سکیں پھر بھی انتہائی علمی دیانت اور تحفظ کے ساتھ علامتیں تو کہا جا سکتا ہے اور یہی علامتیں طلوعِ فجر کی معین بن سکتی ہیں اور اس کے بعد حقیقی نور کے ساتھ شمسِ عالمتاب یعنی " شریعت " سراجِ منیر بن کر ظلمت کدۂ عالم کو منور بنا سکتی ہے اور " واشرقت الارض بنور ربہا " کی جانفزا دلکشی بنجر اور خشک زمین کو بہشتِ زار بنا سکتی ہے اور اس نطق زر افشاں کی حیات بخش تجلی مایوس و محروم دلوں کو امید و ارمان کی تجلی گاہ بنا سکتی ہے

ہماری دعا ہے کہ اللہ کریم ملک و بیرون ملک تمام کرم فرماؤں ، بزرگوں ، علماء صالحین ، عامۃ المسلمین بالخصوص الحق کے قارئین کو اجرِ عظیم سے نوازے جنہوں نے پرخلوص دعاؤں کے ساتھ مولانا کی کامیابی کی خبر کا شدید بے چینی سے انتظار کیا اور فون پر رابطے کر کے حال دریافت کرتے رہے ۔ اللہ کریم مولانا کو مزید توفیق دے کہ وہ اپنے مخلص رفقاء اور دینی قوتوں کو ساتھ لے کر ملک میں حقیقی اسلامی قانون نافذ کرانے میں کامیاب ہوں تاہم اس کارِ خیر میں ملک و بیرون ملک کے تمام بہی خواہانِ ملت کو ایک دوسرے سے سبقت لیجانے اور سرعتِ نفاذ کی کوششوں میں لگ جانا چاہئے کہ دنیوی و اخروی سعادتوں کا سرچشمہ بھی یہی ہے اور حقیقی کامیابی کا سرِّ دیرینہ بھی یہی ہے اور الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر (الحج ۴۰) کا تقاضا بھی یہی ہے

(ع ق ح)